شائع ہوئی تھی۔ بعدازاں ان کی شخصیت پر دو ایک کتابیں بھی شائع ہوئیں۔ زیرنظر کتاب ان کی بیٹی کا اپنے قابلِ فخر والد کو ایک خراجِ عقیدت ہے۔ کتاب کا پورا نام ہے: اہلِ پاکستان کے لیے راہِ نجات، معمارِ جماعت اسلامی میاں طفیل محمد کی نظر میں۔

میاں صاحب کی وفات پر بہت سے تعزیتی بیانات، مضامین اور کالم چھپے تھے۔ اپنی طویل سیاسی زندگی میں انھوں نے تاریخِ پاکستان کے بعض نازک موقعوں پر حکمرانوں کی صحیح سمت میں رہنمائی کی کوشش کی۔ انھیں خطوط لکھے اور بیانات بھی جاری کیے۔ پروفیسر سمیّہ نے اس کتاب میں میاں صاحب کی ایسی تمام دستیاب تحریریں، خطوط، مصاحبے (انٹرویو) اور بیانات جمع کر دیے ہیں جن سے ان کی شخصیت کی کتنی ہی جہتیں واضح ہوتی ہیں اور ان کے افکار و خیالات کی تفصیل معلوم ہوتی ہے۔ کتاب میں متعدد تصاویر بھی شامل ہیں۔ مؤلفہ کے اپنے دو مضامین بھی شامل ہیں۔ کتاب خوب صورت چھپی ہے۔ ترتیب و تدوین اور بہتر ہوسکتی تھی۔ (رفیع الدین ہاشمی)

غزلیاتِ ثمر، ثمرحسنین۔ ناشر: نثار پریس، کراچی۔ فون: ۲۲۲۱۸۴۸-۰۳۰۵۔ صفحات: ۱۰۴۔ قیمت: ۳۰۰ روپے

غزل، اُردوشاعری کی ایک توانا صنف ہے جسے کہنے کے لیے اگر گہرا مشاہدہ اور طرزِ نگارش مضبوط بنیادیں نہ رکھتا ہو تو غزل کی شکل بنتی ہی نہیں۔ میر، درد اور غالب سے ہوتا ہوا غزل کا سفر موجودہ عہد تک پہنچا تو اس میں گل و بلبل کی باتوں کے ساتھ ساتھ غمِ زندگی کے بکھیڑے بیان کرنے کا سانچا بھی بنانے کی کوششیں کی گئیں، لیکن یہ کام اتنا مشکل ہے کہ اس کوشش میں بالعموم شاعری کی لطافت دم توڑ دیتی ہے۔

تاہم ثمرحسنین نے ۵۴ غزلوں پر مشتمل اپنے اس انتخاب میں جہاں رنگِ تغزل کو محفوظ رکھا ہے، وہیں غمِ ہستی اور آشوبِ عصر کو کامیابی سے ہم قدم بنایا ہے۔ ثمرحسنین کی شاعری میں اچھائی اور بُرائی کی کش مکش کا رنگ نمایاں ہے، لیکن یہ رنگ وعظ کا روپ نہیں دھارتا بلکہ آہستگی سے دل میں سچّا پیغام اُتار دیتا ہے۔ اگرچہ اس تبصرے میں اشعار پیش کرنے کی گنجایش بہت کم ہے، تاہم یہ دو مصرعے مجموعی طور پر کلام کے تیور سمجھا سکتے ہیں، جیسے: ''امیر شہر تو سب سے بڑا بھکاری ہے''، اور ''لحد پر صرف کتبہ رہ گیا''۔ (سلیم منصور خالد)